السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غسل جنابت کرتے وقت سر کا مسح کرنا چاہیے یا اس کی ضرورت نہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ نے اس طرح وضو کیا جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔[1]اس حدیث کے عموم کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کے دوران وضو کرتے ہوئے سر کا مسح بھی کرتے تھے البتہ پاؤں کے متعلق صراحت ہے کہ آپ فراغت کے بعد دوسری جگہ ہٹ کر وہاں پاؤں دھوتے تھے۔[2]

البتہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے۔''غسل جنابت میں وضو کرتے وقت مسح ترک کرنا۔

پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا بیان ہے۔ اس حدیث میں صراحت سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح نہیں کیا بلکہ سارے جسم پر پانی بہالیا۔[3]

اس حدیث میں وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کرتے وقت جو وضو کرتے تھے اس میں مسح نہیں کرتے تھے۔ محدثین کرام نے ان احادیث میں تطبیق کی دو صورتیں کی ہیں۔

1۔ پہلی حدیث کے عموم سے سر کے مسح کو خاص کر لیا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت میں نماز جیسا وضو کرتے البتہ اس میں سر کا مسح نہیں کرتے تھے، اس کے بجائے سر پر پانی بہالیتے۔

2۔ بیان جواز کے لیے کبھی غسل جنابت میں وضو کرتے ہوئے مسح کر لیتے اور بعض اوقات اسے ترک بھی کر دیتے۔[4]

ہمارے رجحان کے مطابق پہلی توجیہ میں زیادہ وزن معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سر کو دھونا ہے تو مسح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ پھر راوی نے اس کی صراحت بھی کر دی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سنن نسائی کے حوالے سے بیان ہو چکی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]۔بخاری الغسل 249۔

[2]۔بخاری الغسل: 257۔

[3]۔سنن نسائی الغسل: 422۔

[4]۔سنن نسائی مع التعلیقات السلفیہ، ص: 47۔ ج 1۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 63

محدث فتویٰ